بادۂ ناب

میر ولی اللہ

تعداد ایک ہزار

بار اوّل

ایاک نعبد و ایاک نستعین

بادۂ ناب

یعنی

مجموعہ رباعیات فارسی

از

میر ولی اللہ بی اے ایل ایل بی وکیل ایبٹ آباد

سنہ ۱۹۳۶ء

مطبوعہ کریمی پریس لاہور

در شعر ندانم دُرِ معنی سُفتن
لیکن سخنی هست که باید گفتن
نزدیک خردمند بود غایت جهل
در کشمکش عرصهٔ دنیا خفتن

میر ولی الله

۷۸۶

دیباچہ

از

جناب چودھری محمد علیخان صاحب۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل ایبٹ آباد

اللہ تعالےٰ نے قدرت کے قوانین کچھ ایسے بنائے ہیں کہ ان میں کسی قسم کی ترمیم کی گنجائش نہیں رکھی۔ ازل سے لیکر ابد تک یہی قانون بدستور رہیں گے یہی حال اسلام کے قوانین کا ہے۔ جب اسلام کا آغاز ہوا چند ایک قانون حکمت ایزدی سے بنائے اور مسلمانوں پر ان کی پابندی لازم قرار دی گئی۔ وہی اصول اب تک چلے آتے ہیں۔ مراکو سے چین تک اور روس سے لیکر جنوبی افریقہ تک جہاں جہاں مسلمان پائے جاتے ہیں انہی قوانین کے ماتحت ہیں۔ اسی واسطے اسلام کو انسان کا قدرتی مذہب کہا جاتا ہے۔

قوانین الٰہی کی پابندی یقیناً غیر اللہ کی پابندیوں سے آزاد کر دیتی ہے چنانچہ اسلام میں حریت کی روح ہر ایک نفس میں پھونکی گئی ہے اس مذہب کے

اصول سیدھے سادے ہیں یہی وجہ ہے کہ اسلام نے جلدی اقتدار پیدا کر لیا اور دنیا میں ایک قلیل عرصے کے اندر روشنی کی طرح پھیل گیا۔ مغرب کے لوگ ان دنوں میں درندوں کی طرح جنگلوں میں پھرا کرتے تھے۔ مسلمانوں نے اُن کو تعلیم دی اور مہذب بنایا۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ حضرت عمرؓ کے نام سے قیصرِ روم بھی اپنے محل میں کانپتا تھا۔ اور صلاح الدین کی شمشیر کے خیال سے رچرڈ کا آہنی دل لرز جایا کرتا تھا۔ یا آج یہ حالت ہے کہ مسلمان دنیا میں ذلیل و رسوا مارے مارے پھرتے ہیں۔ غلامی کے طوق گردنوں میں ڈالے ہوئے اس کوشش میں ہیں کہ چند ایک سلطانت سلطنتیں جو آزادی کے واسطے ہاتھ پاؤں مار رہی ہیں۔ اُن کو ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد کر دیں۔

اس انتہائی زوال کا سبب یہ ہے کہ جس وقت مسلمانوں کے گھر زر و جواہر سے بھر گئے۔ اور بجائے سپاہیانہ لباس کے کمخواب اور ریشم کے کپڑے استعمال کئے جانے لگے لوگوں کا رجوع عام طور سے عیاشی کی طرف ہو گیا۔ مسلمانوں نے فارس کے لوگوں کی تقلید شروع کر دی۔ عجمی فلسفے نے مذہب میں نئی نئی اختراعیں نکالیں اور ایک عالمگیر تغیر پیدا کر دیا۔ اس اثر کی وجہ سے مسلمانوں کی شجاعانہ صفات زائل ہو گئیں۔ جہاد پر گوشہ نشینی کو ترجیح دی گئی اور جنگل کے شیر مسکین بلی بن گئے۔ آہستہ آہستہ اس فلسفے کی بدولت عیش پسند

لوگوں کا ایک گروہ پیدا ہو گیا جس نے احکام ایزدی کی بے باکانہ تاویلیں کر کے اپنے عقائد باطلہ کے لئے مذہبی سند پیدا کی۔ ان مدعیانِ تصوف نے مسلمانوں کو سخت گمراہ کیا۔ ارباب من دون اللہ کی بندگی اور ہر قسم کی بت پرستی جائز قرار دی گئی۔ اسلام بت پرستی کو تباہ کرنے کے لئے آیا تھا۔ لیکن ان لوگوں نے عوام الناس کو پھر اسی طرف مائل کر دیا۔ مذہب کے اصول پیچیدہ بنا دئیے گئے اور اس قسم کی بیہودہ بدعات جاری ہو گئیں جو بالکل اسلام کے منافی تھیں۔ مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو گئی اور چاروں طرف مسلمان غلامی کی زنجیروں سے جکڑے ہوئے نظر آنے لگے۔

خدا کا فضل ہے کہ اب تھوڑے عرصے سے ہوا کا رُخ بدل رہا ہے۔ مسلمان غفلت کی نیند سے چونک اٹھے ہیں اور قعرِ مذلت سے باہر نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بعض جگہ تو وہ حصول آزادی کی خاطر اپنی جان اور مال قربان کر رہے ہیں۔ مدعیانِ تصوف کا رسوخ کم ہو رہا ہے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے وہ دن دور نہیں کہ دشمنانِ اسلام کا طلسم دھواں بن کر اڑ جائے اور یہ انسانی درندے اپنی وحشیانہ حرکات کی پاداش میں اپنے کیفرِ کردار کو پہونچ جائیں۔

ایسے وقت میں جبکہ ہر طرف سے مسلمان غلامی کا جوا اپنی گردنوں سے

٦

آثار کھینک رہے ہیں۔ میر صاحب کی رباعیات کا منصۂ شہود پر آنا یقیناً ایک بڑی کوشش ہے۔ میر صاحب نے اپنے پاکیزہ خیالات کا اظہار فارسی زبان میں کیا ہے۔ انہوں نے پرانی وضع کی پابندی نہیں کی شاعرانہ صنائع و بدائع کا خیال نہیں رکھا۔ حسن و عشق اور گل و بلبل کے قصوں کو چھوڑ کر اپنے قیمتی خیالات کو سادہ لباس پہنایا ہے ہر ایک بات سے جوش حمیت ٹپکتا ہے مثلاً

اگر دشمن نسازد با تو اے دوست
ترا باید کہ با دشمن نسازی
اشداء علی الکفار سے باش
کہ یک غازی بہ از صد فخر رازی

میر صاحب نے مغربی تہذیب کا خوب خاکہ اڑایا ہے اور بتایا ہے کہ یہ تہذیب نفسانی خواہشات کو ترقی دے کر روحانیات کو نہایت بیدردی سے تباہ کر رہی ہے کئی جگہ انہوں نے مسلمانوں کو تنبیہ کی ہے کہ اسلام اس امر کا روادار نہیں کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کے سامنے سربسجود ہو مثلاً

در بند کسے مباش کہ اسلام این است — آزاد بود ہر آنکہ مرد دین است
ہر بندۂ غیر اللہ بود عابد غیر — این قول غلط بنزد ظاہر بین است

انہوں نے مدعیانِ تصوف کی زاویہ نشینی اور ان کی مشرکانہ حرکات کی بھی دھجیاں اڑائی ہیں اور بتایا ہے کہ یہ فرقہ اسلام کی ترقی کے لئے سدِ راہ ہے۔

این یکے بندہ خدائے کریم
واں یکے بندہ ہوا و لئیم
مرد غازی ست کشتۂ خنجر
صوفی شہر کشتۂ زر و سیم

ان رباعیات میں مسلمانوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ پھر اپنے اصلی مذہب کی طرف رجوع کریں۔ اور قرآن کے سادہ اصولوں کی پیروی کریں تاکہ وہ دوبارہ چاہِ ضلالت میں نہ گریں مسلمان پھر ویسے ہی مسلمان بن جائیں جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدینؓ کے وقت تھے۔

تیرہ شب کفر صبح ایمان روشن
تاریک رہِ فلسفہ قرآن روشن
باید کہ غلام شہ یثرب نکند
کاشانۂ دل بشمع یونان روشن

ایزد تعالیٰ سے دعا ہے کہ میر صاحب نے جس مقصد کے
واسطے یہ رباعیات لکھی ہیں۔ اس مقصد میں وہ کامیاب ہوں۔ آمین

ایبٹ آباد ۱۸ دسمبر ۱۹۲۵ء

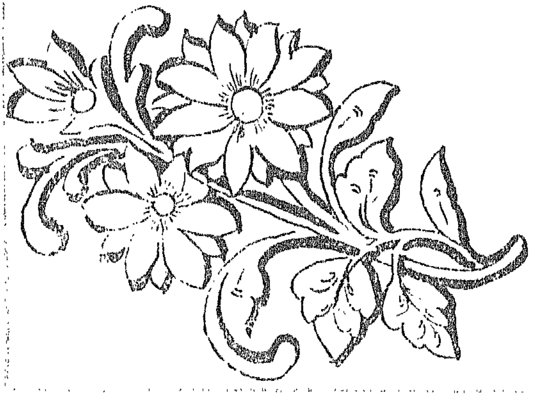
محمد علی

[illegible]

[illegible] (Alig.)

[illegible] Judge)

دورِ اوّل



بسم الله الرحمن الرحیم

ز فردوسی شنیدی داستانها
فسون حافظ و خیام خوردی
ز اقوال نبی حرفی نخواندی
ز قرآن خدا حظی نبردی

شکایت می‌کنی کاین مبهم تهی
همه حرف معماست و رازی
جهان را دیده‌ای ای مرد نادان
به چشم باده مستی هم بیازی

اگر دشمن نسازد با تو ای دوست
ترا باید که هم با وی نسازی
اشتر از علی الکفر ری باش
که با اغیاری به از صدر فرازی

خضر از آب بقا خورد است گویی
بجز دم بیکس سلطان است
مسیحا هم که با آن تشنه کامی
سکندر را حیات جاودان است

چه گویی حسن مستغنی است از عشق
که از عشق است شأن و شوکت حسن
طلبکار است بیتابانه گر آب
چه کار آید بزار ابل و دولت حسن

آری دیده بینا نبخشیم
فروغ از جلوه است بینا نبخشیم
دلم از سرمه‌ی محفل جانان
بعمر از پیش بیند نبخشیم

دلا از بیخبری الف بتانی
زبانگاری که بایت بر پسانی
چه گوئی که من ایت قطره آیم
ببین بیگانه بیابانی

جهان بنگر ز بی پروا نبرد است
بدین بیش بیش ل از بیخبرت
سرودم چون بیابان شکوه سان
جبر بر بید بی خطر است

مرو بیهوده پیش بیکس و دل
چه حاصل باشدت زین سعی باطل
میاموز حکمت از یونان و فاراب
چراغ راه خود خود باش اول

مرا در جام کردند آتش و آب
دلی دادند گویی همچو سیماب
نمی‌بینی که دارم هم شب و روز
تب و تابی به بیداری و در خواب

بیک جلوہ زار وادی دل
بیابے با عشقت آبادی دل
ہم آزادو کشن از رب اصنام
بہ بند عشق ہست آزادی دل

زبانم بر سر پیکار و جنگ است
بہ پیشم جام و چنگ است
ولا ایں سستی از پیچ است
کہ از بیجادہ و سنگ فرنگ است

نمی‌بینی که در صحن گلزار
بکام ابر بهاری پیش گلبن
بجای لاله روید خار مغیلان
چو باد پیچد در چمن گلهای بسیار

بجز از ناقوس آتش شعله‌ها
صلاح کار با حسن شفاها
شد عمرم چو شمع سبابان ز آتش عشق
چه مانده مرا باقی نباها

جهانی نهان شد اندر جهان
بیا درین جهان دیگر جهان
اگر چشم خرد داری ببینی
جهانی در جهانی در جهان

زمین و آسمان در ذره پیدا
بود هر ذره در گردش عالم
نباشد در بسیط بی‌نیز
ببین خانه جز فرس آدم

اسکندر و حکمت از قرآن بینش
بدرویش الذات معنی بپیچ
بحد دانه به راز بحفظ ناموس
بیمه و ... به راز نیم

دلا یکبار صبر امتحانی
کشی محن بیابی از وعشق یاری
بباید ترک گیرا شی بزبان
طاوس ایا از بخود لیلی

جنون کاملان طوفان جوش مستی است
نه از بی ربطی اجزای هوش مستی است
خرد را هر زمان شانے است دیگر
گہے خاموش و گاہے در خروش مستی است

حیات جاودان در جوش مستی است
فنا اندر نگونساری و پستی است
بچشم خرد بحث گر بینی
نهان اندر پسش اسرار هستی است

بقانون است سیر ماه تابان
بقانون است دور چرخ گردون
نباشد زندگی بیرون قانون
بقانون است ارتباط تن و جان

نباید هیچکس دامن فشاند
بود گر غم بیا با سر رساند
ببینی گر سر پیچی از این راه
بایدش ره برابر شد جدا ن

گلی دیدم بدست گلعذاری
بگفتم ای خوشا وقتت تو یاری
بگفتا فارغ از ایشان خمارم
بنشستم زمانی با نگاری

بگردون دل شیداری داریست
گرامی گوهری کالی بدست
گرافسرده و سرداست دلسوز
بتندی آنان شستی گلی مست

سکندر که طالب نشین دو دارا شکست
بجائی که باشد تیغ کارگر است
حیاتیست باسنقر و سیاوش
سکون جاودان را کسی ایم نیست

جا این همه سر و سامانی صحیت
که جان این تو افسون تو دیگریست
و الا بهر مصاف ار مکتی
این به بایکی همه روانی بست

مرا در سینه چون تیر فراقت هست
کمان ابروی دلدار تیغ جفا هست
مرا است تیشه بیستون عاشق
که در ره فراقت من عاشق مست

دلا ای من به ذوق سامعین است
که در دو جهان طبع بی‌نیاز ایمان است
مرا در سر سودای ساز
جهان نغمه‌ای دلنشین است

چه بهتر ازین سر که با قوتیست
کریمی جهانست بیمار الا فقیریست
خبر پیچ سنج بسی هست مشک
کسی نرخ بنشین بر سر بسر نیست

بیا ساقی آن تیغ چون ارغوان بخش
بیا ده شتر نیک از ادوان بخش
زبان را ز دیوان بنام قفس ابجم
بیا ده که از باده زبان بخش

ز تو پنهان نباید داشت رازے
که پیش چشم تو پیدا است بازے
بود بے درد دل سوز و نوا بے سود
که باشد نغمه را هم سوز و سازے

حساب عمر نه از ماه و سال است
نه از مستقبل و ماضی و حال است
بود از کار یار اندازهٔ عمر
که عمر بے عمل خواب و خیال است

سکندر است حسرت باید عیش
ز وصل یار نیم خط بنگیرد
حیات با عشق باشد از ثبات
بیا نیم سکه بیست و ادامه

بنام حکمت اسلامیان چه حاصل بیت
ز دنیا یان بخوانم هم پیچ خوانم
امغنه ور دوار اسم ور ز هشیار
که در ره ظلمات است

دورِ دوم



چون اشک گه از بیم از پی پریشان باشی
سودا سر مشکل و سر سران باشی
چون نافه به هم پیچ گره گیری
پیچیده شکم میکم و نازان باشی

تا قول نبی و دین همین است ایدل
اسلام همین است و همین است ایدل
کسب ادب و طاعت الا الاستاذی
نقد است گرت حقیقی دین است ایدل

با گروه قافله بیدار و گلها هوای رفت

با گیاهان و قلان هوای رفت

بوستان گسترده بنفشیان گذرد

بشکسته نام دشتان هوای رفت

بر بکاره

سپه جشن ایران ازایران

سپاهیان بشکوه فرزندان

سپه آرام روح دوران ه

بیچاره آرام دوران

ای شمع رخت رونق کاشانهٔ دلم
دیوانهٔ تو شد دل فرزانهٔ دلم
خواهم که شوم محرم سرّ مستی
ای واقف اسرار نهان خانهٔ دلم

آنرا که شده پستی خود مایهٔ ناز
پامال جهان شد بجهان تگ و تاز
وان ذرّه بالا رو خورشید طلب
از همّت عالی شده گردن افراز

ای بنده حق بنده اغیار مباش
وز عشق کسان خوار و گرفتار مباش
گر بنده ز اغیار بود زهر سر مهر
دلداده و دلداری اشرار مباش

در راه طلب که مهر زن چاک و پیچیست
وان گوهر مقصود که باید جست
این گوهر اگر است که صرف پیچ پیچیست
با چشم خرد ببین که بس باریکیست

دل خون شد و دردا که غم افزون شد
اسلام ستم دیدهٔ چرخ دون شد
ای شاه عرب خفته به یثرب برخیز
کاین امّت مرحوم بخاک و خون شد

حیف است که زورور روی پیش حریف
در معرکه بازی چه برد مرد نحیف
در بازوی تو حجت هر دعوی تو
بی سود بود دعوی برهان ضعیف

به باران دو گوهر واقع به باران دیگر
چشمی جست آمد از ضد خبر
روشن آمد از تجربت روشن نتیج
سینه است از آنچه بوده دلیل

چه شنیدم ز سعدی شنفتن
سخن نیست که باید گفتن
بدین خرد و مسند بود ثابت جیب
صحبت عمر صرف خفتن

تو ای کہ گشتی واقف اسرار نہان
خود را بخدا رسان ز خود باز رہان
بی ہیچ قدم در رہ او نہ ساوی
از راحت و آرام گذر بگذر از جان

ای آنکہ برحمتی باران سخی
ای شاہ دو عالم ز لطف تو سعید
ای آنکہ بہ عیسی و موسی ز کرم
بر حال من ظالم جاہل بخش

گویی که جهان گذران خوابی هست
وین رفتن نجوم و آسمان خوابی هست
گر گوییم که خود این خواب تو بیچیز نیست
یعنی که تو ریگ روان آبی هست

گر زیست فسانه ایست گویا چه حیات
آن کفر و معاصی چه و دین با پیچیست
گر کاشت خواب بود خرمن کو
دنیا چه سراب است باقی عقبی چیست

ای که بی همتا گوهر لطف تو یکتاست
یار دیگر گرفته چشم پرخون دلداداست
بجان من سوخته جان از تن کن
ای لطف تو باز سوخته را جان افزا

چون سالها عمر گذرد از وی از قفا مرس
گر دیدی دولت زمانه یار مترس
با یکچو زبان هیچ مغرور زن بار
یاد کسی سپیدار کس از او مترس

گدای کشتی واقف سرّ ملکوت
بایکه گذری ز فسون طاغوت
این معجزه بشنو که چنین است دلیل
در نزد چه پرده جنبد شاه الموت

بالاتر سلطان الملک نمی‌باید
بالاتر جهان نزد جهان نمی‌باید
هرگز طلب نمی‌برد و سایه تیر
از کعبه مقصود نشان نمی‌باید

در عشق چنان نامهٔ عبرت شده‌ایم
ای زاهد تو ز بیت ترسایم
در میکده پیر خرابات شدیم
پیمان ازل شکست پیمانه‌ایم

حسن کلمه بدان است ز حسن عمل
علم کلمه بدان است ز نهیب بیا
حسن کلمه بدان است ز سنت علما
دین کلمه بدان است ز قرآن ناطق

لطف ایزد واقف است از قصهٔ نفس
با چنین دوری عشوه تر و بیند نفس
از سر دو چین بافته بکن بالا بین
افسون مخور از فریب ابلیس نفس

واللہ نصیب واقف است سرمد
قابلیت از جان قالب تقدیر محکم
جز کسی که احمد جمال است لبیرزنی
از لطف حق است بالکل محکم

در پای تو عاشق و مستی ز لب یار
عیب است گل سرخ ز رخسار نگار
واجب است تو را لطف بیان اغیار
کاین سبز شمال مست ز دلدار

در حلقه سلوک شنیدم سخنی
بالست مرا سینه و آهی سخت
در چند این است که بی همراه او
در چیدن است که بی تو نیست

مست چشمش روی تماشا می‌کنند
وان سیه‌چاره چه پا می‌کنند
دیگران تیر تو پنهان که تو پیدا بزنند
والله که یک سجده بیجا نکنند

بی‌غمی آن است که غمم تا غم تو باد
بی غم عشق تو بیات من غمت یاد
بی الم صبر است که تا دیده نرفت
بیطاقتی کالا است که ما مستغفر

در این چمن و بزم نشستن هوس است
بر پای دو در سوال و جوی است
بینی که جهان و هر است نخیز
هر کس که در این مرتبه نقطه نشست

در دامن یار عقل پیچیدن
با پیشه یار و بس پیچیدن
در سر همه زلفان او سر پیچیدن
با غم ز هم چنگ زلفان پیچیدن

گر در چنین اندیشه خارت بمنی
از فرصت یکدم بالا زالت بمنی
در سعی و عمل اگر پی تن آسا نشوی
از عمر خضر بالی وکمالت بمنی

جانباش بس و روز از شیطان در جنگ
بر خطه غفلت کن از این پس ره تنگ
در مسلک دین بدی بجیحان نیست
راهیست که هست از خطا وا پس تنگ

ای روح تو از روح خدا نزهت دار
ای جان تن ما ز جان جهان آگه دار
حیف است که از حرکت و رنگ لرزد
زنجیر و سیر ایران با بوی دار

در جنت و جنت منزل یار دلدار
در اوج سما به بهشت و کوی یار
صد سال آن تصرف و بنائی منی
سبحی و زمین ایرا
سحر

هرکس که بود عاشق از اندازه هم
فارغ بود از جنبش دوار جهان هم
سرگشته فقط هست یکی کاین چرخ مرتب
سیمرغ شد از همه دشت و قران هم

جلوس است زده و دو سی سال او را این
صد و یک هم و یک بر گر باست یکی
یعنی صد و هشت و یک شیب اردو وقام
از روی حساب سال دل آرای هم

این شمع که بود و خفته بود مگر و راست

یا رب چه سلیمان است و ... هزار است

گر آب روان است ... شیرین است

الکامل ... بود و شوخ است

دل از سر جان و سر کجا خواهی رفت

دو روزه که جا بجا خواهی رفت

زان سوی که ... مستی و جهان بازروی

ای ... تا بکجا خواهی رفت

از آتش تو آتش دوزخ ترسان
وز آب تو الکاهل و قلزم لرزان
از باد بهار تو صبا عنبر بیز
بر خاک تو خاک همه عالم قربان

گر می که است ناب رباید غم تو
این خمر ز ریک بر آید غم تو
از پیر خرد فتوی طلب کردم گفت
کاین آتش سیال فزاید غم تو

از گردش افلاک چرا این پیچ و تاب
بالاتری از انجم و مهر و مهتاب
جایی که فلک بر او جبین سا بکند
دریاب چرا زار و فرود است در آب

از دست مده ای دل خط و کمال گناه
خال لب که یار تر است و رنگ پان
ای آرزوی من دعوی اسلام مکن
عشق بتان نام مسلمانی نیست

ای آنکه ترا کرم فزون ممکن نیست
سالار طرب از آن نفس ممکن نیست
با سعی و عمل و از آن چه پیری دوران
دوران چه بیهوده نفس ممکن نیست

چون جنس تر از حق صلاح انسانیست
از آینه چون پیش بد بیش نیست
بیت طلب ایمان از فرق بپیچ
درست عادت بیت از نیست

نکہت گرد و سعت بستان دیکھ
روباہ گرد و پنبہ بستان دیکھ
شمامہ گرد و مرغابی دیکھ
سیماب گرد و مرد مسلمان دیکھ

ہر جا کہ گرم فارسیست کہ خبر نیست
ہر جا کہ گرد و لیست بلبل زرنگ است
گرائی مرد و دہ از مرد و قمر
ہر جنبہ پیرایہ جمال لطف ایست

گر مرد رهی و دانشو دام آرد
گر جام ز دست یار بود نام آرد
عشقی است برهنه زن و بی ایمان
کافر شده‌ای روی به اسلام آرد

در دیر به جهان رونق کاشانه بود
از بتکده شمع آتش دیوانه بود
شیدای جهان جهان و در پیکر بود
تقصیر حباب بحر و دردانه بود

یارب تو مرا دیدهٔ بینا بخش
یا رب تو خود مرا دل دانا بخش
با کامل ز سر مرد ره تقدیر چنان
یا رب تو مرا قلب توانا بخش

وچمان سر سر گرمش از راه بجا
بر زده با مطلع انوار نشست
واقف بر از نقشش این اهل وفا
نیا بود و بیمن یکی نقد

چون نیست بدین دو روز بیهوده عجب هوس
از تجربه کار دور ... بکمال دسترس
در خویش ز صحبت ... جز ... زوال
یاران ... از دو روزه عمر و جمال هوس

چون نیست بکس ... دنیا ... طرفی نبود
شد سوی طرف شده افسانه بود
از تجربه ... نشستن جهان است
... دو ... بود

بیا با پیر پیش نخود سرگردانی
بیابی زمانی و نیابی ثانی
نقاش ازل نقش چو لعبت زیبا
هر لحظه‌ای از نقش دیگر نگاری

آنکس که ز کس بیشی یکی آتش بود
یک بیخ ریزه باد شد و بالا نبود
بی‌کس شود ای جان که از روی فراق
ستمزده و مرد کرا عاشق نبود

ای وای کمال تو چنینها که می آید
در مجلس اقوام چه پیدا می آید
مشغول به کمالات تو و دنیادار
مصروف تماشای عجب یا می آید

کافر نبود مصحف عارف قرآن
مومن نکند سجده بابت ایمان
مسلم نبود بجز دو کافر عشق
ناری نبود کسی که مشغول وصال

از قول خدا فال سعادت مزن
گفته است که در تهلکه جان را مفکن
این تهلکه دانی چه بود ترک جهاد
تیغی که بخواب آورد و آید از زن

ای خواجه چه درد و ستم دور زمان
تا چند کنی شکوه و فریاد و فغان
برخیز که در دست تو شمشیر خداست
زن بر جهودت را و جهان را ایران

چه خطاست که از عشق تو نادیده گل
چو از آن شد از یاد وہی خواند از
ای حکمت اغیار نیارد ز دو جا
شاگردی باش از زبان یکس

تا چند دل بند و قفل خون
زین زبان کو لنج ز قوت شیرون
دلداری اغیار فسون و نیرنگ
از دست عدو دست سبک جو دون

از ساحت طامات جزیره بیرون
کی حرف لب بسته است چو دریا بکران
وارسته ز احکام کتاب و سنت
عاشق بود و عشق همیشه بی ادب است

تعلیم ارسطو و فلاطون ار هیچست
اسکندرنامه گر فصول ار هیچست
ارشاد نبی بجز آن علم و حکمت
این باقی افسانه و افسون ار هیچست

گر جمال تو یکسان نماند چه غیر است
بر جگر دوری فنا دو گل و شرمد فراز است
لیک و بلندی جهان راستی است
سایه ای از تو و ساختی ای از ایشان است

انجام ای جوان و راز است که
زان وجه یا پیچه نگاه است که
ای زنده جز ای است نشین است
هلا ت فضول است نانی

٥٢

صحیفه کز آن یافت زینت عهد الست
کیا بکار بیزار و از نیاز او دست
کیان را نه پشت بیشتر سر نشست
از آن واسطه بین و از پیشش بیست

چه جوید ز قرآن کسی جز سخن
مشغول الشعراء کهی بی سخن
که هست کس با معنی نیفتاده است
ز رحمت کسی با معنی باز ماند از آن

صد سعدی و سعدی گلستان بیند
صد حافظ و آن صاحب دیوان بیند
صد فقر بت پنهان که نیاید در فعل
صد رستم زال ز ترکستان بیند

[illegible]

که همه جهان منظر خواب باشد

این دولت زمین چه بد سراب باشد

واین هستی ما نشان حباب باشد

با این همه تاب و تباب باشد

ز مدعی نشد هیچ جدا نشانه ازوی

فصل ار ایکبار آرایل و فصل ما گر بی

مثال ار بگلشن دول غزار انقیم

بیکبار شد و دان بهاران نیست یاوی

در بیکران حکمت یزدانی تو
در هیبت پیچ و تاب ایمانی تو
کو بجز آنکه باشند کلاه داریم
گر هیچ بیان است مسلمانی تو

باز تشنه ام در بیش خواهم
زین سینه که همه کنند خواهم
از نی عشق بی نگاه
ای بر اشتغال زند و فانی خواهم

زان روز که از دست نهادی تیغ

رو به شیری سلطان جهان بی لبی دی تیغ

گم شد ز زمانه لاف از مردی و تیغ زن

اطفال ز نوبتیان سیاه و تیغ شکن

از درد [illegible] تیغ

از دست زبان [illegible]

از [illegible] ایلان [illegible]

[illegible]

با طبع کسی که در وقت مناسب نیست
مردود بود نزد خداوند خرد
هر پیشه که زنان بجمله شد الصبر حبذا
هشت است که بر کرد چو دیار باید

ای آنکه بتقدیس تو عالم معروف
وی آنکه بیکی و بیکسی در ذات
پاکیزه ز اطلاق بلندیت ز حیز
ای آنکه منزه ز صفت بلندی موصوف

یارب ز جمال طالب سوز و تعینات
تا چند ز تشکیک بگسسته بود پیچ پیچ
گر عمر بغفلت بگذاری ابدا
یک لحظه حضور از همه عمر است بیش

خواهی که ترا دهم نشانی از بقا
تا یکجا نامی از تو ز عشق باشد
بر دوش کشی ز دوست ...
یک لحظه فنا باشد و پیوسته

مشغول به تسبیح تو از ذره و خاک
مصروف به تحمید تو از عرش و افلاک
یا رب به جناب حضرت سید لولاک
ای لطف تو دستگیر ایمان الخاک

از رحمت عام و خود ای خالق ذو ذمه
چون دانه امر است آزاد دو ذبیح
شاهی طلبی ز دولت بازینب
ذکر به صیت سالک آیه سابحه

در دو درباں نقشے ازلی سیب
بہ جنگ و دو دہر نیابت مستی ست
ساعت شب را اقبال از نماز صبح
اسلام را اعزاز از دوستِ احمد

کرم آں بہ سر بہ سودا کہ نہاں
تعصب سید عود و نصیحت قرآں
دو قالب بہ ایں سر دل و جانت
بہ آیات دل جاں بہ ایماں بہ آیات

قانون خط را اول قانون جهان

قانون نبی با عشق نظم روان

قانون دگر آنکه ز قوت سازی

قانون بجود قبول قلان و جهان

یک کرشمه یا بیش فلک سر نهی

با نامه‌ای آن کار نظر و ناظر بی

یک دیده آنکه عشق خود بینی

آزاد ز عشق و بت کافر نهی

بیخودی است که همیشه در دل رخ جلوه دارد
خودبینی بیخبر و دل از دنیا پیر
عاشقا نیکی عشق که کار لبیست زبان
سر عشق بیان است که از بیان گردد

اگه بنده فرمان شد سر بزیر
سجده پیر باده نشینان نیست او
سر فنی که تیغه ثبت باد دل سلام
سر کرده تیغ بنده شدی او دست یابد

یک گنج جہاں بہ نیم جو ارزان است
اے طائر دل بال بزن داری و بپر
بیخود ز خودی تا نبود از دل ترک ہوا را
جز درد بت سلامت نہ و جز تسلیم

اے رحمتِ تو پشت و پناہِ ہمہ کس
وے رافتِ تو مشعلِ راہِ ہمہ کس
بر حالِ من نامہ سیہ لطف کن
اے چارہ گر کار تباہ ہمہ کس

اے طائرِ دل عاشقِ شیدا نفسی
دانم کہ بجانان نرسی تا نرسی
سرمایۂ [illegible] است کمین [illegible]
اے شیر [illegible] دلاور [illegible]

اے عیش من [illegible] طلبی
بے وقت [illegible] عمر [illegible]
اعمال [illegible] است [illegible]
اے تازہ گل [illegible]

اے شاہد نورانی کیستی کیستی

اے روح و روان کیستی کیستی

یا جان جہان بین کیستی کیستی

اے راحت جان من کیستی کیستی

شاہان جہان بندہ بر آستانہ

خدام حیا بر سر پا ایستادہ

بر سر ہمہ بستہ ایستادہ اند

ہر دست ایستادہ دوان گویانند

در دیده کسی که اهل حالست عیان
وانکس که بیحال است نهانست ازو
آن سر که بگفتم و نگارا بینی
تا پیر نبود از آن عیب نبینم

احوال دلی بیا و زبان و حرف و سوال
درویش بجنب و ایمنی از وبال
گر وهم ز جهل است الست بدهد
با همت و دل خیر بد اجر بال

ماہیا جیہی سکھی کی جنیں گھت نال
بابا سکھی سبر لقبول بہال
سب جنہاں جہاں نال پتیں بوتی
سب جنہاں جہاں نال بال

جدرت سکھی ایاں ایاں ہجر کھٹوئی
درکاں ہیں پیاں مسچھتوی
جٹاں انعال وزن سکس
کرسیت ساطانی سنی محبوبی

ای سیل وبال اشک چشم بهارینی
ای آب حیات بندهٔ اغیارینی
حاشا ایشتدی طعمه دندانلرینی
ای شیخ فلاز قوجه دارینی

وار قصر اغیار نب اشتی ایل ایل
بیهوده صراسنه جبس اشتی ایل ایل
بار اردی سکی یجده بار نگاه سمسال
بار اوز حبیب نانده اتشی ایل ایل

مومن بتان ساختهٔ ایمان را
آقا و خدا ساختهٔ غیران را
لعنت بکند خلق بر آن دشمن دین
تو هادی خود ساختهٔ شیطان را

قربان بره کفر بسازی جان را
زشت است که معبود بسازی نان را
کاشانهٔ دل منزل رب العرش است
حیف است که بتخانه بسازی آن را

اے گلرخ زوفا بیرنگ آشنای
با چندین ادب سوے کس ثنای
حیف است ازو قسمت دگر بیتی
دارم بہ تپش یک گرد آشنای

حاسد نشود ایل پذیر وابل
از حال دل زشت بیشتر پیدا ساں
با سینہ سرگزو داری پاینہ
تنہیہ نہ کسی نشان ستایل

شبها ز شوق روی کسی [illegible] شمع
کس [illegible] شمع
گر [illegible] ای آتش شوق [illegible] ازباد [illegible]
شبها ز شوق [illegible] شمع

در این جهان چو [illegible] نساز [illegible] بس
مصر و [illegible] شیوه [illegible] بس
کردی [illegible] مرد [illegible] بس
گر [illegible] سال [illegible] بس

ببینید بنقش دیدهٔ قیس شیدا
گه‌گاه ز بهر وادی و دشت شیدا
از جور عدو و غم مخور ای دل که شود
از خاک شهیدان تو موسی پیدا

ای قلب ضعیف تو مقام یزدان
بر نفحهٔ پاکت دم عیسی قربان
بالای بلند تو چو طور موسی
در پیش تو وادی ایمن پنهان

ای آب تو از آب گهر می‌گیرم
ای نور تو از شمس و قمر می‌گیرم
پاینده‌تر از کوه همه استی
ای نقش تو از نقش حجر می‌گیرم

در چهرهٔ تو جلوهٔ جانان دیدم
واندر عرضت بحر و بیابان دیدم
با احسن تقویم نگوئی تا چند
در خواب عدم خواب پریشان دیدم

دانم که ببینمت نه در وصل
همچنین نشینمت [illegible] هجران
[illegible] ز لوح تقدیر کار
[illegible] عقل

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سحر ز مهر [illegible] شان لب جوی عاشق [illegible]

ز بسکه بی‌اثر است [illegible] ز غصه [illegible]

چو آن ز [illegible] تیر [illegible]

ستم رسیده [illegible] داد [illegible]

[illegible] ز آه و [illegible] گرم [illegible]

چراغ [illegible] نفس [illegible]

که [illegible] بیدار [illegible] شبان تا بیدار

بریده [illegible] شمع [illegible]

[illegible] دل پہ غنچہ ہا [illegible]
[illegible] گل و غنچہ [illegible]
[illegible] شوق از خود [illegible]
[illegible]

اے [illegible] لطیفی و خبیری و کریم
[illegible] حسیبی و مجیبی [illegible]
[illegible] حالی و [illegible]
اے [illegible] جلیلی و [illegible]

زان پیش که بیچاره شوی درنگری
بیا پیش که در دو بهر آنچه نبری
زان لعبت اعضات که تو از هم ببرند
این نقش که لعبت چو سلیمان دو هم

حرفی که نگارد بدین نازک خویشتن
بر دیده به یار طراز خویشتن
در عرصه بیک ز دست گاه
از روی خرد دست وارد

ای بستی چنین چو طفل حسن
دور از تو کمال ... آری تن
ای برین آسمان ... بیش از این
بخت ... آگه ... یاران

آسمان تیره‌گون ... بسی سخن
حیل ... معنی زن
بر ... کیل باد [illegible]
بس ... اساس ... سخن

زنار کو سمجھے جزو قرآن کا
بیکس کی تڑپ سے ہو مسلماں کا
ایمان ہوا آتش دنیا پہ فدا
دنیا کے مگر رشتے ایمان کا

ادبار ان کی بھی تکہ جیسا
اصحاب کی بھی تلخی نہ رہی
وال ان کی بھی بیگانہ پیچ
بیگانہ ازل جیتے شان ہوا

ای وصف تو از ضمیر ما بیرون است
ای هستی تو از کون و مکان بیرون است
در راه تو وهم را اثباتی نیست
ای ذات تو از هر دو جهان بیرون است

ما را ز غمت کفر و ایمان یکسانست
اسلام ما و نیک و بد یکسانست
مستی است که بر ما شناسان پیدا
قرآن بر ما و دیر بر ما یکسانست

عیاں کی وجود و وجود از پیدا بنموده است فقط
سر آن کنہ وجود و وجود است فقط
بیشک ایں است کہ وجود زبان پیدا نظم
ور پیدا از سر ما پیدا بنموده است فقط

جلوه محمود و حکمت کمال پنہاں
ایماں کلام پیشہ تابان پنہاں
پیدا ز پیدا است از قول الحمد
پیدا از پیدا قران پنہاں

جو طفلان [illegible] سر ز دوران حرفی
به سیم زر زنی تا کی به طبعی
ز بابت تر ز لیست کز این پیدا
پی جامه صدف جای [illegible]

به تو بر لطیفه‌ای آن کرامت
مطلب [illegible] وقت ایشان کرامت
[illegible] بیا [illegible] چه جای ادا
[illegible] سلطان کرامت

فزون ز حسن بخمه سر انشانه نصیب
کمال است گرد و دواب بانشانه نصیب
دل کشتی بابان سر بیچ جیب
بیابان بجیبان جا و جهاد نشانه نصیب

زادراک لقب بر منم خامه منظور
چو کز عشاق بود بدیده باشم منظور
بالا لحم الشیر حصه مسیر صورت
زواره صحرا من ناکام منظور

عشق ختنی کہ سیرت فاروقی
مردانہ نہی بندۂ خلقی
در راہ طلب تیز تر از سیر ابدال
ہمیشہ چو ہوائی کہ معشوقی

در بند بہ حضور یکسں یار است
بر چشم ادب بہ بیں یار است
از بانی شیریں سخن قبول شیخ
ہر نقش ابابیل قادر است

تا صبح بوده تیشمن اگر خواجه جنگ
این صفحه یه کوی یا بریشوه زنگ
نظم بیله گر یتوانی کفتن
ور نثر بیله گر یشو وقایع تنگ

ضایع نکنی فرصت ثمر و گردانی
از خانه برون تانی یار در بانی
سے باش بیک سیر گرد صحرا
از قافله پس ترشوی در باقی

در خاک سیه بازوی بیچاره بکاری باشد
حیف است که تیغ تیز بیکار باشد
اینست که یاران به احسن تقویم
انسان طلبکار دگر باشد

اقبال ز نصیب عاشق زار آید
اکنون شب و روز بکار تو آید
امروز بیا با آل جهان پیش
فردا به جهان با گلزار تو آید

اے امت مرحوم ز ضلال برخیز
تا چند ازین غفلت ای بی خبر خیز
خاتم پیغمبران رسول عربی
سرمست پیغمبر از غفلت برخیز

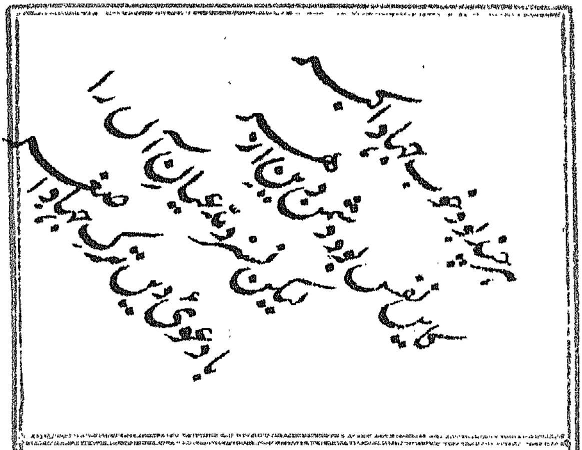
با ذوق اسلام اگر ایمان داری
با این همه مسلمانان ز باطل کاری
اے آنکه ازین باغ بهشت
با [illegible]

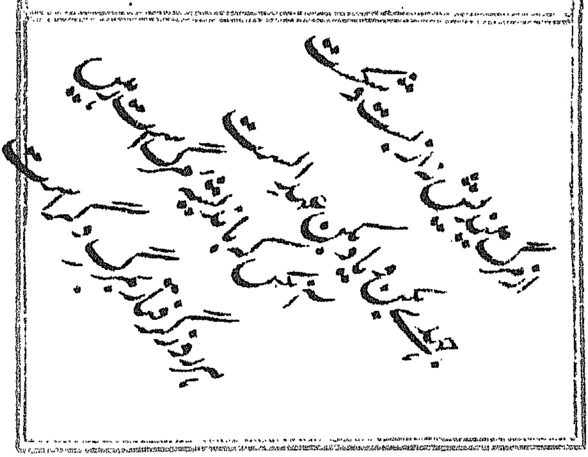
چه کنم از اوقات لبالب و نیست
در سر زمان عقل و خرد راه نیست
پیچ و ان عتاب بگذر باشد چه حیل
جز بیت سنگی پا به هوا آب چه نیست

بی جفا نگار از چیدن معلوم
بوی گل مقصود شنیدن معلوم
بی آه به بازی بره تا هموار
تا منزل محبوب رسیدن معلوم

گر ترا قطع رحم ز خیال کس در سر است
سخن نام سرافکنده و پست شمرد است
هر کسی کو بود دست عناصر ایل
نزدیک خرد و مشت عنا زور گست

گر تو قوی مردی مستی ز آن گشت مفروش
معروف بکار خیر شو و سعی بکوش
دریاب که امروز تو را فرصت است
باقی همه افسانه چه فردا و چه دوش





دور سوم



این یکی بندهٔ صلاح آمد
وان یکی بندهٔ هوا و نشیمن
مرد فکاری است
عوض گشته زرد

در بساطی که زر زیبا است
همچنان یکی بیت
شب ... زمانی
روی پاک ... نیست

جبر عقل است که فکند در چاه
اختیار است از رو مشکل راه
جبر پستی و نیک باش
اختیار است از نصیب و جاه

یکی گرد دین باشی
دین از پی تن کفر هستی
عمل اسلام که عشق تیسم
عمل نیست از پیستی

خر نباشد هر آنکه تازی نیست
خر لنگ است اسپ تازی نیست
دعوی عشق حق کنی ای خام
جان بازی است عشق بازی نیست

دین بود نام نیک و اکرام است
کفر زشت و زبون و بدنام است
راه کفر است راه ناهموار
راه هموار دین اسلام است

مدح کن او ست و اثنا گران
گر ببینی دیده حیران
دعوی عقل و از خدا غافل
حیف باشد که حس شیئ انسان

گوش بر ما که دور بین نبود
مرد هر یک که مرد دین نبود
تو که آشنا که و آشنا ادیب
بی نصیب از این حسین نبود

جیحون یاران از خشم یار ریخت
نقشکان از دو مسلسل یار ریخت
از دل مرده فسرده را
چون گل تیره از ابر سیاه ریخت

سفینه را سر بجهید بر باد
مدار اسفینه سر کشتی از ابر
سفینه آرا زدو مسلسل گردی
سفینه ای از دو شش تیغ

بادشاہ زمیں چو آں سرے بریں
بارے بدوی بست شتاب دیں
بایدان بنی بست ابجدی
بادشاہ زمیں پیش مستیں

پست جہد با اکبر مغرب
شب بار است شکوہ مغرب
پشت ار شکوہ زمیں سپید
بنیاد ال رست کرد مغرب

بیت را ابتدا کجا باشد
انتهایش نیک روا باشد
گر ابتدا خوانی ای وقت را دریاب
صاحب وقت را لقا باشد

گفتا سالک ازین چه خواهی
گفت از نقد آخرت زاد راهی
گفتا به بلا از نشوی ای عیب
هیچ پیش از سر و خواهی

حیثیت ایمن ز هجر پیشین آزاد
یعنی از نفس حرص نیستی پیداد
لوح دل را سفید ساز یکبار
صفحه از نقش غیر راست مراد

عیش مردان بود بعرصهٔ جنگ
عیش امردان بود بچنگ و النگ
روز میدان رستمان سرخوش
بددلان وقت کار زرد و ذلیل

دل بود قوت پر و بالم
دل بود آب و تاب احوالم
گفت صاحبدلی صواب اندیش
مردن دل عقوبت عالم

عجب است از کار زشت و فضول
رنج بخشش است بود معقول
آن ستیزی که در عرب گوید
ابر بی رعد را سحاب ذلول

کشتی عمر تو بهر سر روان
نیست میانش تا رسی بکران
ریخته بر بساط این عالم
قابل [illegible] کشتی بان

بارها زینجا [illegible]
تحفه [illegible] دست [illegible]
حسن بکمن [illegible]
حسن بکمن [illegible]

هست بجاه و کرم ز حسب و دین داری
این بود منّتی سبب ز بنیاد یکسر باری بسری باشد
بی سبب یاری و بی سبب یاری

حفظ ناموس و صفات انسانی
نام بد از خواص شیطانی
و نشان از ذلیل مقدار
انتقام از صفات یزدانی

ای لقای که است در قبلهٔ عزیز
ابتدای است انتهای تو عزیز
بیت با پایان تو در بین قطعه
ابتدا بیت ز بیت ابتدای عزیز

در دل ما نیست شان قرار
بکار نامه خوار باشد و دار
گردون افراز سر و شمشاد و
سر ناز است سر بیب

من بندهٔ آن شکّرین لب او
من سوختهٔ آن عالم زیبا لب او
من سوخته عشق و صحبت مخلصی‌ام او

شیخ و برهمن جمال از راست
مانده در کتاب ابتر
تپد و نیاز کند بت
بنده‌ام خواب نگاه دوست

گر بهاری و گلشن بری
ور بحاری مخزن گوهر بری
هست دنیا چو مزرع از رحمت
دانه کاری و خرمن بری

دانه دانه بکار او مشغول
قطره قطره بیاد او مشغول
ذره ذره بحکمت آموزی
همچنان بذکر او مشغول

شرق و غرب و شمال و جنوب
زیر و بالا و پیش و پس برکوب
سر و پشت و شبان تیره و روز
جن و انسان طالب و مطلوب

اندر بر و دشت سبزه‌زار است
گل و لاله سنبل و ریحان است
بهر شفقت رحمت کار ما داری
کارساز و کارگر و کارگزار است

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خورشید و سپهر گر ترا است بپایه
روی اقبال و بخت جهانی پایه
تا به جهاندار حق او بر
تیغ فرستاد و پایان سب جلیه

کلک از غیب گر بروان آید
در دل وی ز هیبت افزاید
تا بپایه ساید ز مستی مرهم
سیف تیغ یمنی جاه ساید

یار هم بالا بود ضیا باشد
بانگ پتی سینه بخراشد
مدت عیسی ابر در گریه
همی برق خنده باشد

دل غم پرور من سحاب
سر طپیده چو ماهی بی آب
حفظ ناموس ورنه خیال محال
گه سروکار خون و با در خواب

همچنان شاید دست بیاید
سر حجت پیچ از طلسما باشد
لطف انعام روح پرور باید
به نصیحت سخن سبب باشد

گر زان در بیاد افتم
به سرو باشد وقت شنیم
سیاق سوی سخن وار ابرار
ز بیکاری سرشته [illegible]

کفر تاریک و تیرگی بدحال
دین نور است و نور نیکو فال
مرد مومن ذلیل کے باشد
هیچ دیدی که نور شد پامال

بازوان هر چه میکند نیکوست
مهربان هر چه میدهد نیکوست
قول من نیست قول دانا است
هر چه از غیب رسد نیکوست

کار ما و شما بدست بخت نیست
هیچ چیز از کسان بدان گریست
کرم خواه امید از خدا نه از تیغ
کیران خدا فزون از آن پیش

روز [illegible] و بعد مه [illegible] ستاره زده
همه از [illegible] بر سر [illegible] تیره شده
همچنان [illegible] بر سر [illegible] نیست
رو به [illegible] تیر [illegible] رفته شده

گر دو من نخوری حق بناست
گر دو من بکنی حق شنواست
ار هیچ نگوئی حق گویاست دل
ار دو من نطقی حق گویاست

جز دیده بیکار شاد و آزاد است
گر دیده بیکار و قضا فولاد است
نتوان کرد تیغ من بس
تیغ و تیر تیغ فولاد است

از غم دوش چه پریشان باشی
فارغ از دوزخ و جنان باشی
دور افتی ز بارگاه خدا
بنده دیگر کسان باشی

الحذر از نگاه لطف کسان
خنده نیست خنده شیران
بخوری زهر در شکر پنهان
الحذر از تبسم ایشان

شمع از زیست سر که شیدا از او
بیگمان است جوهر یک مرد
در میان شان تیر صحبت دور و دراز
تیغ چون بیرون و نیز باز افتاد

یک کشتی است سیر بیابانی
راز افسردگی است آسانی
شیرین مرو چو نغمه دارد
خنده‌ی گل فقط پریشانی

ایکی نیست حرص آزار
دوستکی با دشمنان بسیار
راز تیراقی آز بنیه نعمت
تشنیات کنسه سر بازار



دورِ چہارم

ای قصه بهشت ز کاشانهٔ عشق
وی نشیمن عقل پیش دیوانهٔ عشق
بیخبر ز باده است زلو بارا
هر عاشق بیدار و فرزانهٔ عشق

بالا روی ستاره تابنده شوی
وارسته حباب باشی گر زنده شوی
افکنده شو همچو خاکسار
پایان ز فنده و سرافراز شوی

سوال کردم از فلک کین رشته احکام قضا چیست

بگفتا که کسی بیخبر ز سر و پاست

این جمله جهان ز آنچه بیرون است او را

القصه از دست نه آنچه پیش هیچ

دربند که مباش که اسلام ار این است

گر از او بود برادر که مرد و دین است

هر بنده که به غیر از الله دعا بخیز

این قول غلط ز بنده و ما بنده ایم

بتهاست نهان بسومنات دل تو
عزی ره تو لات و منات دل تو
یک قطرهٔ خون نیست که در آن او
دنیاست نهان به کاینات دل تو

در چشم خرد وجود با چیزی هست
بگذر ز زیان که سود با چیزی هست
بس نیست که بود و واقف اسرار وجود
واندر پی نفی که بود با چیزی هست

عاشق چو شدی ز دانش و بینش بس
در راه طلب بود و نابود مترس
در جستن جوی محمل لیلی قیس
از ناقه و محمل و ز بانگ جرس

در قطره اگر هست دریا پنهان
در دانهٔ ریگ هست صحرا پنهان
غافل ز خودی ورنه بجان بدن تو
در ذات تو است دنیا پنهان

عالم همه پیش چشم تو آینه نظر
دیده به جهان چو آینه بین کن
تا چشم خرد و سر تماشا کن
فی ما یشاء و ما یشاء بین

معنی قضا به چشم جان آموز
گر گشته دل ز لوح شمع افروز
بینی الفت بستیز و ستیز بین
کز طالب عطر بان بر آن و ابدوز

منعم و شکر کرم صاحب حرم داری تو
یک عمر ز بیت عیب حرم داری تو
ای ... جوان از تأسف ...
ای خواجه ... ره آورد داری تو

با پیر مغان چشم نشستن نتوان
پیوسته به جز جور و بی‌مهری شدن
ای دوستی ... صبر ...
تا چند ز دست ... آزار شدن

با چشم خرد جهان جهان باید بست
با شیوه عجب چو دل بغزالان چست
صد دل که ز بیستی این باغ جهان
یک قطره زخون آن بود بیست

گفتا که بجان اظکان عالم است
از چیزی دانه حاصل عالم است
از زنبیل تیر نیم نفسیمان
در چشم که سرو بالایت

ای سلسلهٔ نقش صورت هستی
با خود [illegible] هستی
[illegible] حرف [illegible]
سرنامه و عنوان کتاب هستی

در راه وی صرف روزگار کردن
به زانکه صرف [illegible] کردن
[illegible] دادن
[illegible] کردن

کمال و حصول این ز قرآن آموز
دار قول ثلاثه فعل بهائی آموز
این بهتر فلسفه با دین بپایست
حکمت ز نبی و حکمت ز دوران آموز

ای کتابخانه نه نشینی بیکار
بهتر و بیکاری سخن و تخم بکار
مطالعه تو ز زاویه عزلت [illegible]
موجود جاست به [illegible] بسیار

اے آنکہ شب و روز بقا سوی
روزے تو ہماں پیشی کہ روز بوی
با معجزہ ستیزہ مکن اے ناداں
ہست از اثرم تو تو طلسمی دوی

در عہد ضعیف با سلیمانی ہست
در چارہ طبیعت ہمہ کنعانی ہست
تو دور از تو نیرہ و گر نہ با تو
اے بسا عمر و سامان ہستی شناسی ہست

از شکر هلی که بجز سرمستی ازل [?]
این دعوی غلط که مخلص مستی ازل [?]
تا [illegible] سر واری و امید سب [?]
این شعر که بجز سرمستی ازل [?]

از منزل مقصود نشان کی پای [?]
بیگانه ز فاقه و در خور ای [?]
ای [illegible] عشق حقیقی بس شد [?]
تا جان نبری بدر او سر کرائی [?]

کمال زبان از کمال مستی تحقیقم
بیمی و امیدم بس نیستی تحقیقم
از بس شوق عجز خدا را ما به
بیر فعلی ساقه پیوند تیری تحقیقم

زانکه پایه سر مردان میدان ناند
اسرار جهان چنانکه باید دانست
صد سخن اگرچه از این کار است
زانکه پس پرده و ندانست

این بحث طریقت و حقیقت بگذار
زین ره که تو می‌روی گذشتن دشوار
در راه بری راه شریعت بگزین
یعنی ره نزدیک‌ترین و هموار

بیهوده چه است بحث نفی و اثبات
زان پیش که لبریز شود جام حیات
کاری بکن و خیر کن و احسان کن
این است ره خیر و صواب و حسنات

کرامت حسین عرب از قبائل طی
اے گل شکفته دل زارت ...
این ... بیاب بشیرین ...
زاری که ... در میان ...

اے ہم وطن از خواب غفلت بیخبر
از دیدهٔ خود اشک ندامت بریز
از ... زوال اسلام افغان و فغان
... سینه ...

در دست تو داوند زنجیرست چو کمان
ای کوست زمین ابر او ذات [illegible] اراں
ای نور نظر ساعد سیمین نگار
کردی بیابان سیمین ست گوی و میداں

داری چو سخن بکار تا بهر زاری
برخیز و فوت اسباب زن [illegible]
ای مرد خدا ز مکر فرعون چه غم
در دست اگر عصای موسی داری

ای طره ز کاکلت کمندیست که [illegible] آویخته
ای جامه که بر قامت ایام [illegible] بریخته
از دست تو [illegible] بر خاک
امروز [illegible] زمانه [illegible] ریخته

شاهان زمان [illegible] تیغ [illegible]
[illegible] شکسته شده و [illegible]
شاهی [illegible] الطاف [illegible]
[illegible] الطالب [illegible]

یا جان که دری و پیش کس نیست باز
باشد که جهان روز و شب و شیخ و دوست
از حشمت و درد و عشق ایشان پیدا
در دیده کشاده سست عشق ..

ای سنگدلان کار و رسد بیش
هر جا که اگر کار و یار بیش
با شور ازو زمانه ..
در ... سر ... بیش

از من بشنو که قول عاقل تمام است
این مرده دل و دشمن نیک نام است
ترک تعلقات اسباب شکن
همین بود این اثر شیرین است

آب بست که بیشتر پیش دیگر
چون بنگی زنی لو واد ایج صحبت
شادی که بیاب نقد انباشتی
بعد از گذاری و مهارت بنا

شیخی نبود در حرم و در صف سازی بهم
کاو نبود در اسلام سبک تازی بهم
صد قفل ز سیاه و ابله عشق سینه
با یاری یار و ز عشق بازی بهم

دیدار یکی حیطه شوقم از سر با یکی
تا زنده چو یار تو زنده و یک سر با یکی
شاهین پرواز در زیر پر و بال کیان
اینجا شود ابر ما و از تو یکی

مشتاق به جانان ز نشست قد و زلف تو سوم
کز آتش دیده و قطعه حسرت ساله یم
ای سرو روان از قالب قامت آزادی
از تاب حیات از وجود تو ممنوع

ای مه تابان ز طلعت تابنده
ما را دوری تو چه شب زلف تو خیره نمود
با ما نه شبی چون ثابت آید گریان
کی تنها بگذارد همه گریان

آمد که شب کوکب صبح امکان روشن
یارب که فلک شد ز قمر ایران روشن
تا بر رخ غلام سرشته پرتو ایشان
کاشانهٔ دل شمع تو بیان روشن

خواهی که شوی بی‌سبب از جسم جدا ز
عیشی کن که جان فدای سخن ساز
دانم همه دم سر و منزل باز
از کار علی اسمعیل الله دو رو انداز

[illegible] رفت از غم [illegible] کار [illegible]
چنین [illegible] عمر [illegible]
[illegible] گذشت [illegible] ز دریای [illegible]
[illegible] شود [illegible]

[illegible] شوخ [illegible] ز دیده روی [illegible]
[illegible] شوخ جانان [illegible]
[illegible]
[illegible] روی [illegible]

مئے باقی

بیا که نقد وارد بسان رحمن رحیم
بیا که عالمی وارد بسان رحمن رحیم
بیا ز خانه برون آ که وقت رفتار
بود بدیده بینا نشان رحمن رحیم

الا بحیی با عمر خضر جاوید
بکار باش که این کار آیه امید
بسایه راه سبیل است شد از زبان
نشان منزل لیلی ز منزل مقصود

بنیاد عمر ز نفس فراوان گنجایش داری
با کس نکنی ناشق را کاری
با کار نیاید بسر از صحبت یاران اخلال
ہیچ کس ز پیش قانعہ را داری

ملامت بکشید سر مرو سیدان
در دامن تو چرہ نیاورد کہ برکمان
ہر کہ ندانند ز دست اختیار
بیار تیغ چشمان تو ز سلطان

چیزی که [illegible] دیده و گوش [illegible]
چیزی که دلیل [illegible] نیست
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تا طلب بره او اگر لقب خواهی
ز بند خویش برون آ اگر خدا خواهی
بدست آر دل دردمند پیدا کن
ز لطف عام خداوند اگر دوا خواهی

بت تو از بت سنگ سخت تر باشد
که موم نیز ز سنگ سخت تر باشد
بگو بدشمن دین پیش کار ای عیار
ز هیبت تو از جبل سخت تر باشد

بیاد زلفت از چشم پر نم بتابان
کرشمه‌ی او شیوه‌ی زنده دلان روانی
بدوی مست باید بدانی پرده روشن
بیدادی سر زلف بتان

الا صبا بار دیگر جهانبانی
بر [illegible] ز اغیار [illegible] نشانی
که [illegible] لطف [illegible] جهان آرا
بیا [illegible] زیبا

بشکن دل شیشه از تیشه و سنگ
کی بخت کس ازین بیش ز سر [illegible]
از دولت او [illegible] بی [illegible]
نشستی که آن عکس [illegible]

بپرورد که هست یک لحظه و دستار
بپرورد که هست بیش از [illegible]
بپرورد که هست بیش از آن [illegible]
بپرورد که هست انجام داد آن کار

بیکدم مرد و فنا داد بہم از دو جہان
فلک عبد بود و فرزند از رہ ایمان
بہر بیعت بود بہ سیدان نقا بلیغ
خداے خالق و مالک سالک آں حق و یقین

بادۂ وصل ز جام دوست اگر نوشی کنار
ز ہر حجاب گذشتہ بیرنگ آں کل دار
جمال حق ببیند ز حق آنچہ ہستی
کہ بہ بینا ہمہ بیخ ازو بنا دیدار

بیا که پیش من آن است حیله‌سازی غم
بیا که بی‌تو زبان است شعبده‌بازی غم
شبی که نیست شبی پیش تو طلبگار سر گردانی
بیا که از ره مردی و از فسون طرازی غم

الا بیا که لطیفی ز حجاب اسرار
ز تشنگی که نبینیم قطرهٔ باران
بیاد دوش ز یار ای حبیب اکسیری
چه آرزو به کجا نشسته

کند ز تیره دلی قصد حسن اعتباری
بسی مرتبه فرومایه و زبان انکاری
به نهج الفت عدو از امتحان ارزن
بیا به قید ثنا و ثق و قدرے داری

10

کریمی پریس لاہور

میں

باہتمام میر قدرت اللہ پرنٹر چھپی